ارشادات حضرۃ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

نماز اسلام کا امتیازی فریضہ

خطبۂ جمعۃ المبارک ۶ / اگست ۱۹۶۹ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

(خطبہ مسنونہ کے بعد) یابنی اقم الصلوٰۃ۔ (الآیۃ)

محترم بزرگو! ہم اور آپ اس بات پر مکلف ہیں کہ نماز پڑھیں جو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے، نماز کا وقت آیا اور مسلمان مرد و عورت نے بلا عذر نماز چھوڑ دی، تو بقول حضور علیہ السلام کافر اور مسلمان کے درمیان جو فرق تھا وہ ختم ہوگیا مسلمان کا معنیٰ فرمانبردار اور خدا کا شکر گذار ہے، اور کافر وہ جو محنت کی قدر نہ کرے۔ اب جس نے بلا عذر نماز کے وقت نماز نہ پڑھی، تو اس نے گویا اسلام کا امتیازی نشانہ اور علامت ختم کر دیا۔

بسا اوقات ایک گناہ جس کی لوگوں کو عادت پڑ چکی ہو، وہ گناہ بوجۂ عادت انہیں ہلکی اور حقیر نظر آتی ہے۔ خدا کے فضل سے ان دیہات میں شراب پینا عظیم گناہ معلوم ہوتا، الحمدللہ شرابی ہر شخص کی نظر میں حقیر ہوتا ہے کیونکہ شراب نوشی دیہات میں کم ہے، مگر اس کے مقابلہ میں بڑا جرم ترک صلوٰۃ ہے۔ مگر یہ عادت بن چکی ہے، تو اس کے جرم ہونے کا احساس نہیں ہوتا سال اور مہینے گذر جاتے ہیں ہر محلہ میں تین چار آدمیوں کے علاوہ اور لوگ مساجد میں نہیں آتے اور ایسے چند آدمیوں کی برکت ہے کہ عذاب خداوندی رک جاتا ہے، جنہوں نے خانۂ خدا کو آباد رکھا ہے۔ ورنہ ۹۵ % کا خیال ہی نہیں ہوتا کہ ہم مسلمان ہیں یا گورے یا سکھ۔

مسلمان اور پلیدی جمع نہیں ہوسکی تو پھر کیا پلیدی ترک صلوٰۃ کے لئے عذر بن سکتی ہے۔؟ اسلام نے نماز کے علاوہ بھی جسم کو نجس رکھنے کی ممانعت کر دی۔ حضور اقدسؐ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا: انھما لیعذّبان وما یعذّبان فی کبیر۔ دونوں عذاب میں مبتلا ہیں اور ایسی بات کی وجہ سے جسے یہ معمولی بات سمجھتے تھے۔ ایک تو چغلخور تھا جو شخص شر و فساد کے لئے ایک بات دوسری جگہ پہنچاتے وہ چغلخور ہے، مجلس میں جو باتیں ہوں حضورؐ نے فرمایا کہ اس جگہ کی بات دوسری جگہ نہ پہنچاؤ، عورتوں میں تو یہ بڑی بیماری ہے کہ ایک بات سنی دوسری جگہ جب تک نہ پہنچائیں انہیں صبر نہیں آتا۔ ایک حدیث میں ہے: لا یدخل الجنۃ نمامٌ

ادقطاطہ ۔ چغلخور اور مخبری کرنے والا شخص جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ ایک صحابیؓ بیٹھے تھے، کسی نے بات کی کہ یہ سی آئی ڈی ہے، مخبر ہے۔ فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ مخبر اور چغلخور جنت میں نہیں جائے گا۔ بازار میں بات سنی جلدی سے گاؤں کے دوسرے سرے پہنچا دی۔ جو زبان کا کچا ہے کہ منہ سے غلط بات نکالے اور ہاتھ پاؤں کا کچا ہے، غلط کام کرتا رہے وہ مسلمانی میں بھی کچا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ:

کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع ۔ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی بس ہے کہ جو کچھ سن لے اُسے بلا تحقیق اوروں کو سناتا پھرے۔

حضورؐ نے فرمایا مسلمان فحاش اور بخیل نہیں ہو سکتا۔ تو چغلخوری بھی زبان کا کچا پن ہے۔ خواہ کوئی بات مجلس میں سن کر پھیلائے یا کان لگا کر سن لے اور پھر پہنچائے دونوں کا وبال اور عذاب ہے، جو بات بھی انسان زبان سے نکالے پہلے سوچے کہ سچ ہے یا جھوٹ، تم نے خود دیکھا ہے۔؟ یا دو عادل ثقہ افراد سے سنی ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے اور بازار کی گپ شپ سن لی ہے تو کیوں شر و فساد اور باہمی افتراق کا سبب بنتے ہو۔ چغلخور دونوں طرف کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اس کا منہ طرفین میں کالا ہوتا ہے۔

عورتیں اس مرض میں مردوں سے بھی زیادہ مبتلا ہوتی ہیں، اور یہ سب اس لئے کہ ہم نے آخرت کو بالکل بھلا دیا ہے۔ جن کے سامنے آخرت ہو وہ اپنی بربادی اور تباہی کی کوشش نہ کرے گا۔ کون ظالم ہوگا جو اپنے آپ کو آگ میں ڈالے گا۔

ہم جب تک سفر میں ہوتے ہیں ذہن اور ساری توجہ گاؤں اور گھر کیطرف ہوتی ہے۔ ذہن پہ منزل و مقصد کا خیال مسلط ہوتا ہے۔ اگر ہم دنیا کی زندگی کو اپنا منزل و مقصد نہ فرض کر لیں، بلکہ منزلِ حقیقی آخرت کو سمجھیں تو پھر کیوں اس کا فکر نہ کریں گے۔ حضورِ اقدسؐ ایک دفعہ نیند سے اٹھے بدن مبارک پر چٹائی کے نشانات بنے ہوئے تھے، حضرت عمرؓ نے بستر بنانے کی اجازت چاہی کہ آپ اس پر آرام فرمادیں۔ فرمایا: مالی وللدنیا۔ مجھے دنیا کی آسودگی اور آرام سے کیا۔؟ ما انا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ۔ میں تو اس مسافر کی مانند ہوں جو تھوڑی دیر ستانے کیلئے کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ کر پھر آگے چلتا ہے۔

تو مسلمان کا شیوہ تو یہ ہے کہ چغلخوری نہ کرے بلکہ کوئی اور شخص بھی کسی مسلمان کی آبرو ریزی کے درپے ہو تو یہ اُسے روکنے اور بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ فرمایا: من نفس عن مؤمن کربۃً من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامہ۔ (الحدیث) جس نے کسی مسلمان سے کوئی دنیوی تکلیف دور کردی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیف دور کردے گا۔

اگر تم نے اس شخص کے الزامات کا جواب دیا کسی مسلمان بھائی کی صفائی کی تو گویا تم نے اسکی عزت و آبرو

واپس کردی تو خدا قیامت کے روز تمہاری آبرو جو گناہوں کی وجہ سے ذلیل ہوگئی ہے۔ واپس کردے گا۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ فرمایا: واللّٰہ فی عون العبد ما دام العبد فی عون اخیہ۔ اللہ اپنے بندہ کی خیر خواہی کرے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کے درپے رہے گا۔ حضورؐ نے فرمایا: ومن ردّ من عرض اخیہ ردّ اللّٰہ عن وجھہ النار یوم القیامۃ۔ اگر کسی نے اپنے بھائی کی آبرو بچائی مسلمان کی لٹی ہوئی عزت اپنی جدوجہد سے واپس کردی اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے قیامۃ کے دن جہنم کی آگ واپس کردے گا۔ دیہاتی لوگ حضورؐ کی مجلس میں حاضر ہوئے نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ فرمایا: یا معشر من اسلم بلسانہم لا تئوذوا المسلمون۔ اے نئے مسلمان ہونے والے لوگو مسلمان کو اذیت مت پہنچاؤ کسی مسلمان کو تکلیف مت دو۔ اے زبان کے مسلمانو! ایک دوسرے کو عار مت دلاؤ، ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو، اور فرمایا کہ یاد رکھو اگر تم کسی کی برائی کرکے اسے لوگوں میں ذلیل کرنا چاہو، اسکی عیب جوئی کرنا چاہو۔ اس عیب جوئی کرنے والے کے سات زمینوں کے نیچے کئے گئے خفیہ گناہ بھی اللہ تعالیٰ ظاہر فرمادے گا۔ خفیہ سے خفیہ گناہ بھی ظاہر ہوجائیں گے۔ اور جس کو خدا شرمائے اسے کون بچا سکتا ہے۔

اس لئے فرمایا کہ کثرتِ کلام ٹھیک نہیں، ورنہ بلا سوچے بولنے سے ہلاکت واقع ہوگی۔ اگر کسی بات میں دوسرے مسلمان بھائی کا نفع ہے تو کرلو ورنہ چپ رہو۔

طہارت ظاہری اور جسمانی صفائی دوسرا مسلمان جو قبر کے عذاب میں مبتلا تھا، فرمایا اس وجہ سے عذابِ قبر میں مبتلا ہے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ حضورؐ کا ہر امتی ہر وقت پاک و صاف رہے۔ فرمایا جس گھر میں جنب ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، نماز کا وقت آیا اور مرد یا عورت جنابت میں ہے وہاں رحمت نہیں آتی اور یہ بھی لکھا ہے کہ جنابت سے جو غسل نہ کرے وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ تو بدنی بیماری بھی ہے اور روحانی بھی۔ شریعتِ اسلامیہ میں ہر وقت پاک و صاف دیکھنا چاہتی ہے۔ الغرض کپڑوں کی یا جسم کی نجاست ترکِ صلوٰۃ کا عذر نہیں بن سکتی۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ سات سال کے بچے کو نماز کا حکم دیا کرو۔ قرآن میں ہے: وأمر اھلك بالصلوٰۃ واصطبر علیھا۔ خود بھی نماز پر جم جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو بھی حکم دیا کرو اگر کوئی کہے کہ کھائیں گے کیا۔؟ فرمایا: لا نسئلك رزقا نحن نرزقك۔ ہم تم سے رزق نہیں مانگتے، بلکہ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں۔

آسمان سے بارش خدا برساتا ہے، زمین سے فصل وہی اگاتا ہے۔ نہریں دریا اس نے چلائے۔ آیت میں نماز کے حکم کے بعد رزق کی کفالت کا اعلان اس بات کیطرف لطیف اشارہ ہے کہ گھر کے سب افراد جب باقاعدگی سے نماز پڑھیں گے اور بڑے چھوٹے تمام کے تمام تو وہاں تنگیٔ رزق نہیں آئے گی، بچہ ذرا بڑھا ہوجائے

اور نماز نہ پڑھے تو اسے مارا کرو، اور بالغ ہو کر بھی نماز نہ پڑھنے پہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ جیل میں ڈال دو۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ قتل بھی کر دو تو جائز ہے۔ الغرض جیسا کہ ہم پہ نماز فرض ہے اسی طرح اہل و عیال کو نرمی سختی سے غصہ سے ہر طریقہ سے کہنا بھی فرض ہے تو بچوں سے زبردستی پڑھانا یہ بھی ایک مقصد فرض کرنا ہوگا آگے معاشی امور میں بھی خدا مدد کرے گا۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً و یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ جو اللہ سے ڈرنے لگتا ہے اللہ اسے مشکلات سے نکلنے کی راہیں نکال دیتا ہے اور اسے غیبی خزانوں سے روزی دینے لگتا ہے۔

اور یہ تجربہ ہے اب بھی دینداروں کو دیکھو سب سے اچھا کھاتے ہیں مگر جو دیندار نہیں تو مصائب میں مبتلا ہیں، سب ممالک کی طرح پاکستان بھی فقر و غربت کی مصیبت میں مبتلا ہے۔ موجودہ قومی اسمبلی سنہ ۱۹۷۷ء میں ۲۲ کروڑ روپے خاندانی منصوبہ بندی کیلئے مقرر کئے کہ آبادی کے بڑھنے اور اولاد ہونے پر پابندی لگائی جائے، ایک بزرگ نے اچھا نسخہ پیش کیا کہ چھری لیکر مرد اپنے آپ کو خصی کر لیں۔ ایک ممبر نے پوچھا کہ کتنے بچے اس سکیم سے بند ہو جائیں گے اس نے گویا طنز کی کہ اس کا تو کوئی نتیجہ نکلے گا نہیں سوائے زنا اور فحاشی کے عام ہونے کے، گویا دماغ مسخ ہو گئے ہیں۔

ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ بیشک اللہ ہی رزق دینے والا اور قوت و طاقت والا ہے۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ گولیاں کھانے سے آئندہ نسلیں پیدا نہ ہوں تو اس گاؤں کے تو کھنڈرات بن جائیں گے۔ لیکن اگر انسان بہت کم پیدا ہوں۔ پھر خدا بھی آسمان اور زمین پر پابندی لگائے، آسمان نہ برسے، زمین نہ اگائے، تو موجودہ نسلوں کا کیا ہوگا پھر تو چھرے کی ضرورت ہوگی کہ انہیں ذبح کر ڈالیں، قرآن کی تبلیغ کیلئے تو ۲۲ روپے بھی نہیں مگر اس کیلئے ۲۲ کروڑ روپے مخصوص کئے جائیں۔ عیسائیوں نے یہاں پانچ سو مشن کھولے اور قوم پوچھتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ہم کیا کریں یہ تو آزادی رائے کا زمانہ ہے۔ تو جب اسلام کی بات آجائے تو آزادی رائے یاد آجاتی ہے، اور برائی ہو تو پھر کوئی کلمہ حق کہنے کی اجازت نہیں۔

بھائیو! ہم سیدھے رستے سے بھٹک گئے ہیں، بس یہ اللہ کا غضب اور اسکی مار ہے۔ حضرت لقمان حکیم نے پہلا جملہ بچے کو یہ کہا کہ یا بنی اقم الصلوۃ۔ پابندی سے نماز پڑھو گے، اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے اور ہمارے حاکم و محکوم، ممبران اسمبلی اور عوام اور خواص سب کے دلوں کو دینِ اسلام پر راسخ کر دے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین